اللہ

مختصر حالات حضرت بی بی فاطمہ علیہا السلام

مرتبہ

مسز صغرا ہمایون مرزا متخلص حیا۔ ام۔ آر۔ اے۔ اس (لندن)

سنہ ۱۹۴۰ء

پیش لفظ

اثر خامہ عالیجناب فضیلت مآب آنریبل سید عبدالعزیز صاحب بیرسٹرایٹ لا
صدرالمہام۔ عدالت و امور مذہبی حکومت ابدیہ آصفیہ حیدرآباد دکن

محترمہ صغرا ہمایون مرزا حیا کی ادبی اور رفاہی خدمات محتاج تعرف نہیں ہیں۔ آپ ایک عرصہ سے اپنے طبقہ اور سماج کی اصلاحی اور تعلیمی خدمت میں مصروف ہیں اور کچھ نہ کچھ خیر بہ برکرتی رہتی ہیں آپکے شوہر نامدار مسٹر سید ہمایون مرزا بیرسٹر مرحوم کی علمی قابلیت، قومی ہمدردی، نیک نفسی اور دوسری خوبیوں سے ان کے جاننے والے اچھی طرح واقف ہیں۔ یہ میرے ہم وطن یعنے عظیم آباد کے رہنے والے اور ایک ذی علم اور مقتدر قدیم خاندان کے چشم چراغ تھے مگر وطن سے ہجرت کر کے حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں مستقلاً اقامت گزین ہوجانے کی وجہ سے مجھے افسوس ہے کہ کبھی ان سے نیاز کا موقع نہیں ملا۔ مگر اُن کے محاسن و محامد کا حال برابر سنا کیا۔ اور جب سے حیدرآباد آیا ہوں ان کی اور ان کی لائق رفیقہ حیات محترمہ صغرا ہمایون مرزا صاحبہ کے اوصاف و خدمات کو جاننے کا زیادہ موقع ملا۔ زیر نظر کتاب جس کا "پیش لفظ" لکھنے کی مجھ سے فرمائش کیگئی ہے۔ محترمہ صغرا ہمایون مرزا صاحبہ کی وہ تازہ تالیف ہے جسکو انہوں نے اپنی علالت کے زمانہ میں لکھا تھا اور اب وہ اپنے محبوب خلد آشیان شوہر مرحوم کی دوسری برسی کے فاتحہ کے موقع پر چھپوا کر مفت تقسیم کرانے کا ارادہ رکھتی ہیں جو بہت ہی

احسن اور علم دوست اور اصلاح پسند طبقہ کیلئے قابلِ تقلید ہے۔

خاتونِ جنت سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی سیرۃ مبارکہ کے متعلق جنکی نسبت حضرت سرور کائنات روحی فداہ ؐ کا ارشاد ہے کہ فَاطِمَۃُ بِضۡعَۃٌ مِنِّی یعنی فاطمہ میرا ایک پارۂ گوشت ہیں) کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس مبارک موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی جاچکی ہیں یہ مختصر سی کتاب بھی اُن ہی مبارک حالات پر مشتمل ہے جسمیں اختصار کیساتھ حیات طیبہ کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور سب سے بڑی خوبی اسکی یہ ہے کہ عام فہم، سادہ اور سلیس زبان ہونے کی وجہ سے نہ صرف ہماری مسلمان بچیوں اور بہنوں کے پڑھنے اور شمع ہدایت بنانیکے لائق ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے غیر مسلم بچیاں اور عورتیں بھی کافی فائدہ حاصل کرسکتی ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہوگی اگر ان کے حلقہ میں بھی اس کتاب کے تقسیم کرانے کا انتظام کیا جائے۔

میں اس علمی خدمت اور کارِ خیر کیلئے محترمہ صغرا ہمایون مرزا صاحبہ کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوندِ کریم انکی اس سعی کو مشکور فرمائے اور اس کی برکت سے مرحوم ہمایون مرزا صاحب طاب اللہ ثراہ کو اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا کرے آمین۔

سید عبدالعزیز

۱۲ رمضان المبارک ۱۳۵۹ھ

معنون

میں اس کتاب کو جسمیں حضرت فاطمہ کے مبارک حالات درج ہیں۔
اپنے شوہر سید ہمایون مرزا صاحب علیہ الرحمۃ کے نام پر معنون کرتی ہوں۔
سید صاحب مرحوم بی بی فاطمہؑ کی اولاد سے تھے۔ مرحوم نے حضرت علی کے حالات
پر کتاب لکھی ہے۔ جسکا نام شاہ راہ نجات ہے ۱۲۲ صفحہ کی ہے۔
یہ چھوٹی سی کتاب موسوم بہ حالات فاطمہ۔ سید ہمایون مرزا صاحب مرحوم
کی یادگار ہیں انکی دوسری سالانہ فاتحہ ۱۲ رمضان ۱۳۵۹ھ کو ہوگی۔
اسی دن مفت تقسیم کیجائیگی۔ پڑھنے والے مرحوم کے نام پر فاتحہ پڑھ دیا
کریں۔ اور مجھے بھی یاد کرلیں۔ یہ مضمون میں نے بیماری کی حالت میں لکھا تھا
اسکی گواہ حضرت فاطمہ کی روح ہے۔ خدا کرے یہ کتاب مقبول ہو۔
اور میری نجات آخرت کا سامان ہو آمین۔ چند غزلیں بھی لکھدی ہیں فقط

صغرا ہمایون مرزا حیا

یکم آذر ۱۳۵۰ف
اکتوبر ۱۹۴۰ عیسوی

پیدا ہوا جو مالکِ کون و مکان ہے آج
نورِ رسولِ پاک سے روشن جہاں ہے آج

وحدت کا نور ذات سے پھیلا جو آپ کی
کفر اور شرک سارے جہاں سے نہاں ہے آج

مومن جو ہے وہ پڑھتا درود و سلام ہے
مصروفِ نعتِ پاک ہر اِک کی زبان ہے آج

خوش ہو کے مل رہا ہے گلے سے گلے ہر اک
چہروں سے مومنوں کے خوشی کیا عیاں ہے آج

تعریف کیا حیاؔ سے ہو اپنے رسولؐ کی
سچ ہے ثنا و وصف سے عاجز زبان ہے آج

رباعی

تیرے دید کی اے خدا آرزو ہے
تیرے قرب کی بس مجھے جستجو ہے
دکھا اسکو جلدی تو کعبہ خدایا
حیاؔ یاس سے دیکھتی چار سو ہے

غزل

حضرت علی کی شان میں

دستِ خدا بھی تم ہو شیرِ خدا بھی تم ہو
کہتے علی ہیں تم کو اور مرتضےٰ بھی تم ہو
عشقِ خدا میں تم نے کعبہ کے بت جو توڑے
بازوئے مصطفےٰ ہو مشکل کشا بھی تم ہو
اوڑھی نبی کی چادر ہجرت کی شب جو تم نے
ناصر رسول کے ہو شیرِ خدا بھی تم ہو
خالق کی تھی عنایت دی ذوالفقار تمکو
اور دی نبی نے دختر خاصِ خدا بھی تم ہو
کی جس نے تم سے اُلفت اس کے لئے ہی جنت
پیارے رسول کے ہو ظلِ خدا بھی تم ہو
آئی حیاؔ ہے در پر حاجت جو اپنی لیکر
حاجت روائی کر دو حاجت روا بھی تم ہو

ناز کیوں کر نہ کروں اپنے مقدر پہ بھلا
کھل گئی دل کی کلی روضۂ خواجہ دیکھا

شوق تھا حد سے فزوں آنکھوں سے چھلک آئی
صدقے خواجہ کے دیا حکم تو قسمت لائی

حکم جبتک کہ نہ ہو ہمت و طاقت کسکی
آئے دربار میں بے اذن یہ جرأت کسکی

آپ اولاد میں ہیں فاطمہؓ کی کیا کہنا
آپکے نام سے توحید کا ڈنکا ہے بجا

ہند تاریک تھا اور کفر و ضلالت سے بھرا
آپ نے مشعلِ توحید سے پرنور کیا

جتنے مشرک تھے انھیں داخلِ اسلام کیا
کافرونکو جو کیا رام بڑا کام کیا

فیض بار آپکا دربار ہمیشہ سے رہا
حاجتی آپکے در سے نہیں محروم پھرا

میرے خواجہ مری بگڑی کے بنانیوالے
مقصدوں اور مرادونکے دلانے والے

آرزو دل میں لئے آئی ہے ناچیز حیا
اسپہ ہو جائے عنایت کی نظر یا خواجہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حالات حضرت فاطمہ علیہا السلام

حضرت خدیجہ جب حمل سے تھیں تو تنہائی سے سخت پریشان
تمام عرب کی عورتوں نے آنا جانا چھوڑ دیا تھا۔ نہ کوئی عورت عرب کی
جاتی تھی اور نہ سلام کرتی تھی نہ کسی دوسری عورت کو جانے دیتی تھی،
صرف اسی قصور پر کہ ایک مفلس فقیر کے ساتھ شادی کیوں کی۔
اپنا روپیہ تبلیغ اسلام کے لئے کیوں دیا ایک تو یہ فکر دوسرے
حضرت رسول کو کفار بہت ستایا کرتے تھے حضرت خدیجہ کو بہت
وحشت ہوئی۔ جب وضع حمل کا وقت آیا تو حضرت خدیجہ نے قریش کی
عورتوں کے پاس کہلا بھیجا کہ آؤ اب وہ وقت آگیا ہے کہ عورتیں
عورتوں کے کام آسکیں لیکن اُنہوں نے انکار کیا کہ تم نے ہمارا
کہنا نہ مانا۔ یتیم ابو طالب[1] سے شادی کرلی جو فقیر ہے۔ اب ہم نہیں آتے
اور نہ کسی عورت کو تمہارے پاس آنے دیں گے" یہ جملہ سن کر

---

[1] چونکہ حضرت رسول یتیم تھے اور ابوطالب کے زیر پرورش تھے۔ اسلئے یتیم ابوطالب کہا جاتا تھا۔

حضرت خدیجہ کو بہت رنج و مایوسی ہوئی تھوڑی ہی دیر بعد دیکھا کہ چار گندم گون عورتیں جو بنی ہاشم کے قبیلہ سے معلوم ہوتی ہیں۔ اچانک مکان میں داخل ہوئیں حضرت خدیجہ کو دہشت ہوئی۔ ان عورتوں میں سے ایک نے کہا تم ملول نہ ہو۔ خدا نے ہم کو تمہاری مدد کے لئے بھیجا ہے۔ میں سارا ہوں۔ یہ آسیہ بنت مزاحم۔ یہ مریم بنت عمران۔ یہ کلثوم خواہر موسیٰ۔ یہ چاروں حضرت خدیجہ کے چاروں طرف بیٹھ گئیں۔ حضرت فاطمہ طاہرہ پیدا ہوئیں۔ ۲۰ جمادی الثانی ۵ ہجری قبل بعثت واقع ہوئی یہ وہ ایام تھے کہ اسرار نبوت کے اعلان کا وقت آ چکا تھا۔ وحی تنزیلی کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔ حمام کروا کر سارا نے ایک سفید کپڑا جو بہشت سے آیا تھا پہنا دیا ایک اوڑھا دیا۔ فاطمہ علیہا السلام کی پیشانی پر وہ نور تھا جس کے سبب تمام عرب میں روشنی پھیل گئی حضرت فاطمہ ایک دن میں اسقدر بڑھتی تھیں جو دوسرے بچے ایک ماہ میں اور ایک مہینہ میں اسقدر بڑھتی تھیں جو دوسرے بچے ایک سال میں۔ فاطمہ نام رکھا گیا۔ ابن عباس سے منقول ہے۔ حضرت آدم سے خداوند نے فرمایا کہ اگر میری مخلوق مجھ سے شفاعت طلب کرے تو میں ان لوگوں کے وسیلہ سے قبول کروں گا۔ حضرت آدم نے نام پوچھا۔ خدا نے فرمایا میں محمود ہوں

یہ پہلا محمدؐ ہے۔ میں عالی ہوں اور یہ دوسرا علی ہے میں فاطر ہوں اور یہ تیسرا فاطمہ ہے۔ میں محسن ہوں چوتھا حسن۔ میں صاحب احسان ہوں اور یہ پانچواں حسین ہے یہ سب میری حمد کرتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کا نام فاطر السموٰت سے مشتق ہے۔ زہرا کے معنی روشنی آپ کے نور سے کون مکان روشن ہوا۔ ستر نام حضرتہ کے ہیں جو اس وقت بہ سبب طوالت کے لکھ نہیں سکتی۔ حضرت رسول نے اپنی نور نظر کو دیکھ کر حضرت خدیجہ سے فرمایا۔ اے خدیجہ جبریل نے مجھے بشارت دی ہے کہ یہ لڑکی طاہرہ طیبہ ہے۔ خداوند عالم اسی سے میری نسل قرار دے گا۔ اس کی نسل سے امام[1] پیدا ہوں گے جو انقضا سے وحی (قرآنی) کے بعد زمین پر خلیفہ مقرر کئے جائیں گے۔

شادی خانہ آبادی

ہجرت کے دوسرے سال جب حضرتہ فاطمہ کی عمر دس سال کی تھی۔ عقد کی درخواستیں پیش ہونے لگیں۔ حضرت رسول درخواستیں دیکھ کر منہ پھیر لیا کرتے تھے لوگ کہتے تھے حضرت کی عسرت اس عقد سے مانع ہے ایک شخص نے کہا میں گراں بہا مہر دینے کو تیار ہوں۔ حضرت فاطمہ کا عقد مجھ سے منظور کیا جائے۔ یہ سنکر رسول خدا

---

[1] امام یعنے خلیفہ۔

غضبناک ہوئے آپ نے کچھ کنکریاں دست مبارک میں لے کر اس شخص کے دامن میں ڈال دیں وہ سب موتی ہو گئیں۔ یہ درخواست حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف کی تھی۔ جب تمام لوگ مایوس ہو گئے تو حضرت علی نے اپنی درخواست پیش کی حضرت رسول نے ہنسکر فرمایا علیؑ تمہارے پاس کیا چیز ہے جس پر عقد کیا جائے۔ بشرمیلی آواز میں جواب دیا گیا میرا حال آپ پر روشن ہے۔ میرے قبضہ میں اس وقت ایک آب کشی کا اونٹ ایک تلوار ایک زرہ[1] ہے ارشاد ہوا تلوار دشمنان خدا سے جہاد کرنے کے لئے اونٹ آب کشی کے لئے۔ ہاں ہم زرہ پر تمہارا عقد کئے دیتے ہیں۔ حضرت رسول حضرت فاطمہ کے کمرہ میں تشریف لاکر فرمایا اے نور نظر میری خدا سے استدعا تھی کہ بہترین خلق اور محبوب ترین مخلوق سے تیرا پیوند کیا جائے پس آج علی ابن ابی طالب تمہارے رشتہ کی درخواست لے کر آئے ہیں۔ حضرت فاطمہ نے شرم سے سر جھکا کر سکوت فرمایا۔ حضرت رسول یہ کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے سکوتھا اقرار رہا یہ خموشی رضامندی پر مبنی ہے۔

---

[1] لوہے کا لباس ہوتا ہے جو جنگ کے وقت پہنا جاتا ہے۔

حضرت رسول باہر آئے جبریل نے عرض کی رسول اللہ فاطمہ کا عقد
علیؑ سے کر دیجئے خدا نے فاطمہ کو علی کے واسطے علی کو فاطمہ کے
واسطے پسند فرمایا ہے ۔ اس خوش خبری کو حضرت رسول نے
علی سے کہا اور ارشاد فرمایا اے علی مبارک ہو کہ خدا نے تمہیں
وہ کرامتیں عطا فرمائی ہیں جو کسی کو مرحمت نہیں فرمائیں ۔
میں اپنی بیٹی فاطمہ کا عقد تم سے کرتا ہوں اسی چیز پر جس پر
خدا نے اس کا عقد کیا ہے ۔ اور میں اسی شئے سے راضی ہوں
جس سے خدا راضی ہے ۔ اچھا اب تم مسجد کو چلو میں بھی تمہارے
پیچھے آتا ہوں ۔ سب کے روبرو تمہارا عقد کروں گا ۔ اور تمہارے
وہ فضائل بیان کروں گا جس سے تمہاری اور تمہارے دوستوں
کی دنیا اور آخرت میں آنکھیں ٹھنڈی ہوں ۔ حضرت علی فرماتے ہیں
کہ ابھی ہم مسجد تک نہ پہونچے تھے کہ رسول اللہ بھی ہم سے آملے
حضرت کا چہرہ فرط مسرت سے چمک رہا تھا ۔ آتے ہی بلال کو
آواز دی فرمایا سب مہاجر و انصار کو جمع کرو جب سب جمع
ہو گئے تو آفتاب رسالت منبر پر جلوہ افروز ہوا اور قد سیوں نے
حمد و ثنائے عالم میں خطبہ ادا کیا اور بعد خطبہ ارشاد ہوا ۔ میں نے
علی کو فاطمہ سے پیوند کر دیا ۔ چار سو مثقال چاندی اس کا مہر ہے

اگر علی خوشنود و رضامند ہوں۔ ادھر سے قبول کی صدا بلند ہوئی
حضرت علی سجدہ شکر بجا لائے۔ رسول اللہ نے دعا فرمائی کہ
خداوند تمہاری نسل سے طیب و طاہر پیدا کرے اور تم کو برکت
عطا فرمائے۔ چاروں طرف سے مبارک مبارک کی صدائیں
بلند ہوئیں۔ چھواروں کا ایک خوان لٹایا گیا۔ حضرت رسول نے
دولت سرا میں قدم رکھا اور ازدواج نے تہنیت ادا کی۔ حضرت
فاطمہ کو اطلاع دی گئی اور رسول اللہ نے فرمایا اگر میرے کنبہ
میں علی سے بہتر کوئی اور ہوتا تو اسی سے تمہارا عقد کرتا۔ میں نے
تمہارا نکاح نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے تمہارا پیوند کیا ہے اور
تیرے مہر میں خمس[1] مقرر فرمایا ہے۔ جب تک کہ زمین و آسمان
قائم ہیں۔ یہ ارشاد فرما کر باہر تشریف لائے اور حضرت علی سے
فرمایا اب تم اپنی زرہ بیچ ڈالو تاکہ تمہارے لئے اور فاطمہ کے
واسطے سامان ضروری تیار کیا جائے۔ حضرت نے یہ ارشاد
سنکر چار سو درہم کو زرہ بیچ ڈالی اور قیمت لاکر رسول اللہ کے سامنے
رکھ دی۔ حضرت نے خریدی سامان کے لئے حضرت مقداد کو
مقرر فرمایا۔ چند صحابی ان کے ساتھ ہوئے۔ سامان جناب
سیدہ کے جہیز کا یہ خریدا گیا۔ ایک گدالہ جس میں اون بھری

---

[1] اپنی آمدنی کا پانچواں حصہ غربا کو دینا۔

ہوئی تھی مصر کا بنا ہوا ایک چمڑے کا تکیہ جس میں خرما کی چھال تھی
ایک خیبر کی عبا۔ ایک پرانی مشک۔ چند آبخورے۔ چند ٹھلیان
ایک لوٹا۔ ایک ہلکا سا بالوں کا پردہ۔ ایک قمیص۔ چادر اور
مقنعہ ایک پلنگ کھجور کی لکڑی کا۔ دو فرش خرمہ کی چھال
کے مصر کے بنے ہوئے۔ ایک بوریا۔ ایک چکی۔ ایک تانبے کا لگن
ایک لکڑی کا پیالہ۔ خوشبو کے لئے سامان۔ غرض زیادہ سے زیادہ
یہی تفصیل ہے۔ جب حضرت رسول کے سامنے یہ سامان آیا
ایک ایک چیز کو ہاتھ میں لے کر فرماتے خداوندا تو اس میں برکت
عطا فرما۔ خدا توان کو برکت عطا فرما جنکے کل برتن مٹی کے ہوں
یہ سامان خانہ رسالت میں رکھا گیا۔ عقد کے ایک ماہ کے بعد
حضرت علی کو بلایا اور فرمایا آج شب کو ہم فاطمہ کو وداع کریں گے۔

ولیمہ ازواج کو یہ حکم دیا کہ فاطمہ کو آراستہ کرو۔ ادھر
باہر آکر بلال کو حکم دیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری
امت میں یہ سنت جاری ہو۔ جب جنگل سے بکرے آئیں ایک بکرا
ذبح کرو اور ایک خوان کھانے کا تیار کرو۔ کچھ گھی خرما دہی
منگایا گیا۔ سعید انصاری نے یہ سنکر ایک بکرا پیش کیا۔
چند انصاری کچھ غلہ لائے۔ باقی اصحاب نے تحفے اور[1] ہدیئے

---

[1] تحفہ دینے کا رواج حضرت کے زمانے سے ہے روپئے دینے کا برا رسم ہمارے زمانہ میں جاری ہوا ہے۔

پیش کئے۔ غرض کھانا تیار ہوکر سامنے آیا۔ آپ نے فرمایا کوٹھے پر جاکر ندا کرو کہ رسول کے ہاں دعوت ہے۔ حضرت علی نے خود ندا کی مدینہ اور اس کے گرد و نواح میں جسقدر آدمی تھے سب جوق جوق جمع ہوگئے۔ کھانے کی مقدار بہ ظاہر بہت کم تھی مگر یہ رسول کی برکت تھی۔ فاطمہ کا ولیمہ علی مرتضیٰ کا اہتمام جتنے آئے سیر ہوکر کھاتے گئے۔ زنانہ میں کھانا گیا۔ سب مدینہ کی عورتوں نے کھایا۔ فرصت پاکر حضرت زنانہ میں تشریف لائے کہا اب ہم فاطمہ کو علی مرتضیٰ کے حوالہ کرتے ہیں۔ تم لوگوں کو معلوم ہے کہ میں اس کو کسقدر عزیز رکھتا ہوں ازواج نے سیدہ عالم کو خوشبوئیں بسایا رخصت کا وقت آگیا۔ علی مرتضیٰ کو رسول اللہ نے طلب فرمایا۔ ام سلمہ حضرت سیدہ کو حجرے سے باہر لائیں اس وقت جناب سیدہ سر سے پاؤں تک چادر اوڑھے تھیں۔ فاطمہ کا ہاتھ علی کے ہاتھ میں دیا گیا اور ارشاد ہوا۔

اے علی تمہاری دلہن کسقدر برکت والی جو خیر النساء ہے۔ سب عورتوں سے بہتر ہے اے فاطمہ کیا خوب تمہارا شوہر ہے جو میرا بھائی ہے۔ حجرہ میں پہونچکر تم میرا انتظار کرنا۔ اشتر خاص رسول اللہ جس کا نام شہبا تھا طلب ہوا اس پر ایک چادر دوسری کمبل

ڈالی گئی جناب سیدہ اس پر سوار ہوئیں سلمان فارسی اس کی لگام تھامے اور خود رسول اللہ اسے ہانک رہے تھے رسول اللہ ہی تنہا ہمراہ نہ تھے جبریل میکائیل قدسیوں کے ہزاروں صفیں ہمراہ تھیں سواری کے گرد حوروں کا جھرمٹ تھا بنی ہاشم ننگی تلوار لئے ہمراہ تھے۔ جناب جعفر طیار جناب عقیل جناب حمزہ تلواریں برہنہ کئے ہوئے شہزادی کے ہمراہ تھے ازواج بھی آگے آگے رجز پڑھتی جاتی تھیں۔

رجز حضرت ام سلمہ

سِرن بعون اللہ یاجارات ۔۔۔ واشکرنہ فی کل حالات

او ہمسایو بڑھائیو قدم ۔۔۔ شکر خالق ادا کرو ہردم

چلو ہمسائیو بنام خدا

واذکرنا ما انعم رب العلی ۔۔۔ من کشف مکروہ وافات

نعمتوں کا خدا کی ذکر کرو ۔۔۔ دور جس نے کیا بلاؤں کو

چلو ہمسائیو بنام خدا

فقل ھدانا اللہ بعد کفر ۔۔۔ وقد انعشا رب السموات

کفر غارت کیا ہدایت دی ۔۔۔ ہم کو رب السما نے رفعت دی

چلو ہمسائیو بنام خدا

وسرن بیع نساء خیر الوری	نقدی بعمات وخالات

چلو خیر النسا کے ساتھ چلو	جس پہ قربان پھپی ہو خالہ ہو

چلو ہمسایو بنام خدا

بابنت من فضلہ ربی والعلی	بالوحی منہ والرسالات

اس کی بیٹی ہے تو جسے حق نے	وحی بخشی کیا رسول جسنے

چلو ہمسایو بنام خدا

حضرت عائشہ کا رجز

یا نسوۃ استرن بالمعاجن	واذکرن مایحسن فی المحاضر

اوڑھ لو چادریں میری بہنو	بات محفل میں جو ہو اچھی ہو

واذکرن رب الناس اذ یخصنا	بدینہ مع کل عبد شاکر

کیا مخصوص دین سے اپنے	ساتھ ہر ایک عبد شاکر کے

اس مربی کا ذکر لازم ہے

والحمد للہ علی افضالہ	والشکر للہ العزیز القادر

اس کی نعمت پہ لاکھ حمد و ثنا	شکر ہے اس قوی و قادر کا

سرن بہا باللہ اعلی ذکرہا	وخصہا منہ بطہر طاہر

فاطمہ کا ہی ذکر ہے برتر	پاک و طاہر جسے ملا شوہر

بی بیو آؤ اس کے ساتھ چلو

رجز حضرت حفصہ

فاطمۃ خیر النساء البشر　　ومن لھا وجہ کوجہ القمر

فاطمہ بہترین سر و زن　　جس کا چہرہ ہے چاند سا روشن

فضلک اللہ علی کل الوریٰ　　بفضل من خص بای الزمر

تجھکو مخلوق پر فضیلت دی　　اس کی خاطر یہ سب کرامت دی

شان میں آیا ہے زمر جس کی

زوجک اللہ الفتیٰ فاضلا　　اعنی علیا خیر من فی الحضر

لوگ جتنے یہاں پہ ہیں موجود　　سب میں اعلیٰ رہی علی کی نمود

ہے یہ لاریب فضل رب ودود　　ترا شوہر بنا ہے ایسا وجود

فوزن جار اتی بھا فانھا　　کریمۃ بنت عظیم الخطر

او ہمسا ئیو چلو ہمراہ　　اس کی بیٹی ہے یہ بلا اشباہ

رجز معاذہ انصاریہ ام سعد ابن معاد

اقول قول فیہ ما فیہ　　واذکر الخیر و ابدیہ

آئے وہ بات میرے ہونٹوں پر　　جسمیں ہیں نیکیاں ہی سر تا سر

محمد خیر نبی آدم　　ما فیہ من کبر ومن تیہ

ہیں محمد سرِ بنی آدم　　دور ہے جن سے کبر و شر کا قدم

بفضلہ عن فنا ارمش نا	فاللہ بالخیر مجازیہ
ان کے دم سے نجات پا گئے ہم	رکھے خالق انھیں بلطف وکرم
ونحن مع بنت نبی الوری	ذی شرف فل مکنت قبہ
ہم ہیں اب دختر نبی کے ساتھ	وہ کہ جسمیں ہیں جمع حسن صفات
فی زروۃ تنافخر اصلہا	فما ارى یشیابیل امینہ
اس کا رتبہ ہے اسقدر اعلیٰ	کوئی جسکو پہنچ نہیں سکتا

اس شان سے جناب سیدہ کی سواری بیت اشرف تک جا پہنچی جناب امیر علیہ السلام کا آستانہ دولت سرائے رسول اللہ سے کچھ فاصلہ پر نہ تھا حضرت کے مکان کا دروازہ صحن مسجد ہی میں تھا اس سے معلوم ہوتا ہے سواری جناب سیدہ کی کسقدر گردش کے ساتھ برج مہر امامت تک پہونچی جب اسوقت اس حجرہ کی زینت باطنی جس شئے سے تھی اس کی حقیقت ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہے۔ زینت ظاہری کا حال یہ تھا کمرہ میں ریت بچھا کر بحرینی چٹائی کا فرش کیا تھا۔ بکری کی کھال ایک طرف بچھی تھی ایک تکیہ تھا جس میں خرمہ کی چھال بھری تھی۔ ایک خیبری چادر ایک پانی کی بالٹی وہاں رکھی ہوئی تھی۔ ام ایمن اس حجرہ کے دروازہ پر بیٹھی تھیں رسول اللہ تشریف لائے۔ عورتیں

ایک طرف ہوگئیں آپ نے حضرت علی سے فرمایا جس نے اس کی تعظیم کی اس نے میری تعظیم کی جس نے اس کی اہانت کی اس نے میری اہانت کی اس کے بعد آپ نے دعا کی خداوندا ان کے لئے برکت عطا فرما ان پر اپنی برکتیں نازل کر ذریت طیب و طاہر فرما۔ تحقیق کہ تو دعاؤں کا سننے والا ہے۔ جب حضرت کھڑے ہوئے تو جناب سیدہ باپ سے لپٹ گئیں۔ اور رونا شروع کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ تمہارا شوہر حلیم ہے بردبار ہے اور بہت بڑا عالم ہے۔ چلتے ہوئے رسول کی زبان سے یہ کلمات صادر ہوئے۔ مرحبا بحرین یلتقیان و نجمان یقترنان مرحبا دو نورانی دریاؤں پر جو آپس میں مل رہے ہیں اور ان دو ستاروں پر جو ایک برج میں جمع ہوئے ہیں۔ پھر دروازہ سے نکلتے ہوئے ارشاد فرمایا طھرکما طھر نسلکما انا سلمٌ لمن سالمکم و حربٌ لمن حاربکم۔ خدا نے تم دونوں کو طاہر کر دیا اور تمہاری نسل کو بھی طاہر فرمایا۔ میں اس سے صلح کروں گا۔ جو تم سے صلح رکھے۔ اس سے لڑائی کرونگا جو تم سے لڑائی رکھے۔ یہ فرماتے ہوئے رخصت ہوئے۔

طعنۂ اغیار یہ مسلم ہے کہ جو صحابہ اس وقت تھے سب نے حضرت فاطمہ کی خواستگاری کی سب درخواست

کرنے والے ناکام رہے۔ اور بہت سے لوگ حضرت فاطمہ کے دشمن ہو گئے۔ طرح طرح کی تکالیف اور طعنے دیا کرتے۔ حضرت سلمان سے منقول ہے کہ ایک روز میں حضرت رسول کے ہاتھ پر پانی ڈال رہا تھا کہ حضرت فاطمہ روتی ہوئی آئیں رسول اللہ نے فاطمہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کیوں روتی ہو اسے حورا خدا تجھ کو نہ رلائے جناب سیدہ نے عرض کیا۔ قریش کے عورتوں کے ایک غول پر میرا گذر ہوا وہ سب مہندی لگائے ہوئے تھیں مجھے دیکھ کر وہ میری اور آپ کی اور ابن عم[1] کی حقارت اور مذمت کرنے لگیں۔ حضرت نے فرمایا وہ کیا کہتی تھیں۔ حضرت فاطمہ نے عرض کیا۔ وہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ پر بیٹی کا بوجھ تھا جو ایک مرد مفلس فقیر کے ساتھ شادی کر دی جس سے بڑھکر قریش میں کوئی نادار نہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا بیٹا میں نے تمہارا عقد نہیں کیا ہے یہ خدا کے طرف سے ہوا ہے یہ کہہ کر حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل عقد کی کیفیت بیان فرمائی۔ اہل دنیا کی نظر میں روپیہ کی قدر و منزلت ہمیشہ سے ہے۔ پس جن لوگوں کو روپیہ پر ناز تھا وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ روپیہ کی سبب سے حضرت فاطمہ مل جائیں گی

---

[1] ابن عم حضرت علی سے مراد ہے کیونکہ چچا کے لڑکے تھے۔

جب ناکام ہوئی تو یہ بے بنیاد افواہ اڑانے لگی اور حضرت علی کو برا کہنے لگے۔

فاطمہ کے کام میں رسول خدا ہاتھ بٹاتے تھے

ایک روز حضرت علی اور حضرت فاطمہ مل کر چکی پیس رہے تھے حضرت رسول تشریف لائے فرمایا اچھا کہو دونوں میں کون زیادہ تھکا ہوا ہے۔

حضرت علی نے فرمایا فاطمہ تھک گئی ہیں یہ سنکر حضرت نے فرمایا بیٹا تم کھڑی ہو جاؤ فاطمہ کھڑی ہو گئیں رسول خدا خود بیٹھ گئے اور علی مرتضیٰ کے شریک حال ہو گئے اس سے ظاہر ہے کہ اگر عورت پر زیادہ بار ہو تو شوہر کو اس کا ہاتھ بٹانا چاہئے۔ یہ چیزیں اُمت کی تعلیم کے لئے ہیں۔ تاکہ نشہ اور غرور دور ہو اور نفس امارہ کو زیر کرنے کا یہ طریقہ ہے۔

لونڈی سے برتاؤ

سلمان فارسی سے روایت ہے کہ ایک روز میں حضرت فاطمہ کے پاس گیا تو۔ فاطمہ چکی پیس رہی ہیں اور حسین بھوک سے رو رہے ہیں۔ اور دست مبارک سے خون بہہ رہا ہے۔ میں نے پوچھا فضہ آپ کی کنیز

موجود ہے آپ کیوں جو پیس رہی ہیں فاطمہ نے جواب دیا حضرت نے
فرمایا ہے کہ ایک روز میں کام کروں ایک روز فضہ کرے۔ آج میری باری ہے۔
دیکھو یہ حالات پڑھنے کے بعد ہمکو بھی اپنی لونڈیوں اور نوکروں کیساتھ اسیطرح کا برتاؤ کرنا چاہئے۔

سلمان کی خدمت

حضرت سلمان نے عرض کی اے بنت رسول
میں آپ کا غلام آزاد کردہ ہوں مجھے
چکی پیسنے دیجئے یا کہئے میں حسین کو بہلاؤں آپ چکی بھی پیس
رہی ہیں اور حسین بھی گود میں ہیں آپ نے فرمایا میرا حسین مجھسے
بہلیگا۔ تم چکی پیسو میں چکی کچھ پیس چکا تھا کہ مسجد سے
اذاں کی آواز آئی مسجد میں نماز کو گیا اور حضرت علی سے یہ واقعہ
کہا حضرت علی فاطمہ کی مدد کو گھر میں آئے تو دیکھا فاطمہ آرام
کر رہی ہیں حسین سینہ پر خواب راحت میں ہیں اور چکی آپسے
آپ چل رہی ہے یہ دیکھ کر حضرت ہنسے باہر تشریف لائے
حضرت رسول نے پوچھا کیا ہے فرمایا فاطمہ خواب میں ہے۔
چکی خود بخود چل رہی ہے۔ رسول نے فرمایا کچھ فرشتے ہیں
جو زمین کی سیر کرتے ہیں وہ محمدؐ اور آل محمدؐ کی خدمت کرتے ہیں

ردائے فاطمہ

بنت رسول کے فرق مبارک کو جو چادر مس کرتی
تھی اس میں لیف خرما کے پیوند متعدد تھے۔

حتیٰ کہ ایک روز جناب سلمان نے یہ چادر سر مطہر پر دیکھی تو
بے اختیار آنسو نکل پڑے اور یہ جملہ زبان پر جاری ہوا۔ افسوس
قیصر و کسریٰ کے بادشاہ سندس و حریر پہنیں اور محمد رسول اللہ
کی دختر کا لباس خرما کی چھال کا وہ بھی بارہ جگہ سے سلا ہوا
ان کلمات کو سنکر جناب سیدہ نے رسول خدا سے دہرایا اور فرمایا
پانچ برس سے میرے اور علی کے پاس ایک کھال کے سوا دوسرا
بستر نہیں ہے ۔ دن کو اس پر اونٹ کھاتا ہے شب کو ہم
اس کا بستر کرتے ہیں ۔ ہمارا تکیہ چمڑے کا ہے جس میں خرما کی
کھال بھری ہوئی ہے ۔ حضرت نے فرمایا اسے نور نظر دنیا کی
تلخیاں آخرت کی شیرنی کے سامنے چند روزہ ہیں ۔

حجاب فاطمہ

منقول ہے کہ ایک اندھا سامنے آیا
آپنے چادر سر پر اُوڑھ لی ۔ حضرت
رسول نے وجہ دریافت کی تو جواب دیا وہ تو مجھے نہیں دیکھتا لیکن میں تو
اسے دیکھوں گی اور میری خوشبو تو سونگھتا ہے ۔ حضرت نے
فرمایا یہ میری پارہ جگر ہے یہ سبق اُمت کی عورتوں کو سیدہ نے
دیا ہے ۔ ایک مرتبہ رسالتمآب نے فرمایا عورت کے لئے کونسی
بات اچھی ہے جناب سیدہ نے فرمایا عصمت و حجاب یہ ہے کہ

نہ وہ کسی کو دیکھے اور نہ کوئی اسے دیکھے یہ سن کر رسول اللہ نے گلے لگا یا۔ جناب سیدہ بہت کم گھر سے نکلتی تھیں ۔ شنبہ اور پنجشنبہ کو شہدائے احد کی قبروں پر جاتیں ۔حضرت حمزہ کی قبر پر جاتیں ان کے لئے استغفار کیا کرتیں ۔

حق ہمسایہ

ایک مرتبہ یہودی کے ہاں شادی تھی ۔ حضرت رسول سے اس نے عرض کی۔ فاطمہ کو شادی میں شریک ہونے کی اجازت ملے حضرت نے فرمایا علی کو اختیار ہے وہ لوگ حضرت علی کے پاس گئے ۔حضرت علی نے اجازت دیدی ۔ یہودی بہت بڑا آدمی تھا ۔ اس کو خیال تھا فاطمہ کے پاس لباس کہاں ۔ شرمندہ ہونا پڑے گا ۔ جب فاطمہ جانے کو تیار ہوئیں نہایت عمدہ جوڑا زیور وغیرہ خدا کی طرف سے حاضر ہوگیا ۔ حضرتہ پہنکر شادی میں گئیں ۔ سب یہود کی عورتیں دیکھ کر دنگ ہوگئیں چند عورتوں نے اسلام قبول کیا ۔

سخاوت فاطمہ

حضرت رسول مسجد میں تشریف فرما تھے ۔ ایک سائل آیا ۔ حضرت نے بلال سے فرمایا اس کو فاطمہ کے پاس پہنچاؤ وہ جب گیا تو فاطمہ کو تیسرا فاقہ تھا ۔ گھر میں کچھ نہ تھا وہ کھال جس پر حسین

رات کو سویا کرتے تھے ۔ اُٹھا کر دیدی فقیر نے کہا میں اس کو لے کر کیا کروں بھوکا ہوں کھانے کو کچھ دیدو آپ کی گردن میں ایک گلو بند تھا جو دختر حمزہ نے ہدیتہً بھیجا تھا وہ فقیر کو دیدیا ۔ فرمایا اس کو فروخت کرو جب وہ شخص حضرت کو تحفہ بتایا حضرت یہ دیکھ کر آنکھوں میں آنسو بھر لائے ۔

اولادِ فاطمہ سنہ ۳ ہجری ۱۵ ر رمضان المبارک کو امام حسن[1] علیہ السلام پیدا ہوئے ۔

۳ ر شعبان سنہ ۴ ہجری میں امام حسین علیہ السلام تولد ہوئے ۔

دو صاحبزادیاں حضرت زینب و حضرت کلثوم ۔

وفاتِ فاطمہ جب مرض الموت شروع ہوا ۔ عبادت و گریہ وزاری ہمیشہ کیا کرتیں ایک روز اس بیماری کی حالت میں بچوں کو حمام کروایا ۔ کپڑے بدلے ۔ کھانا خود پکایا ۔ بچوں کو کھلایا خود بھی لباس بدل دیا باہر سے حضرت علی جب تشریف لائے تو فاطمہ کو کاروبار میں مشغول پایا ۔ حضرت نے فرمایا اے فاطمہ آپ کا مزاج خراب ہے ۔ کمزوری بہت ہے کیا سبب یہ کام خود کر رہی ہیں فاطمہ نے فرمایا اے ابوالحسن مفارقت کا زمانہ قریب ہے ۔ میرے بعد آپ

---

[1] امام حسن و حسین کی اولاد سے بڑے بڑے اولیاء اور خواجہ گان وغیرہ پیدا ہوئے حضرت رسول کا نام انہیں سے چلا

میرے ماتم میں رہیں گے ۔ ان بچوں کو کون کھانا کھلائے گا کون حمام کروائے گا ۔ اس لئے سب کو کھانا کھلادیا ہے مجھ سے جو کچھ غلطی وقصور ہوا ہو معاف کیجئے ۔ یہ کہتے کہتے غش آیا ۔ پھر آنکھ کھول کر فرمایا میرے بچوں سے کوئی امر سرزد ہو تو ان سے درگذر کیجئے ۔ بچے بن ماں کے ہو جائیں گے ۔ یا علی میں کبھی اکیلے گھر میں نہیں رہی اب اس مکان میں جانا ہے جہاں کوئی مونس ہے نہ ہمدم آپ کبھی کبھی آن کر میری قبر پہ فاتحہ خوانی کرنا ۔

ان کلمات کو سُن کر حضرت علی زار زار رونے لگے ۔ فرمایا رسول صلعم کی جدائی کے بعد تم سے دل کو تسکین تھی ۔ اب کسطرح میں صبر کروں گا ۔ یہ وہ غم ہے یہ وہ مصیبت ہے جو کبھی کم نہ ہو گی ۔

فاطمہ نے فرمایا جس طرح رسول کے لئے صبر کیا اُسی طرح صبر کرو ۔ نماز ظہر کا وقت ہوا ۔ حضرت مسجد کو گئے وہاں نماز سے فارغ ہو کر تشریف لا رہے تھے راستہ میں کنیز فاطمہ ملیں کہا جلد تشریف لے چلئے فاطمہ کا حال خراب ہے حضرت جب تشریف لائے تو فاطمہ غش میں تھیں ۔ حضرت علی نے سر سے عمامہ اُتار دیا حضرت فاطمہ کا سر اپنے زانو پر رکھا آواز دی اے بنت محمدؐ جواب نہ ملا ۔

پھر فرمایا یا زہرا جواب نہ ملا پھر فرمایا اے فاطمہ میں تمہارا ابن عم ہوں آنکھیں کھولو بات کرو سیدہ نے آنکھیں کھولیں بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری تھے حضرت علی نے فرمایا کہ کیسا مزاج ہے کیا حالت ہے فاطمہ نے فرمایا ابھی میں نے حضرت رسول کو خواب میں دیکھا آپ فرماتے ہیں فاطمہ تمہارے مصیبتوں کا زمانہ ختم ہوا اب جلد میرے پاس آؤ۔

اے ابوالحسن اب میرا وقت آچکا میرے بچوں کا خیال رکھنا۔ یتیمی کا صدمہ اُن کے دلوں کو شکستہ کر دیگا فرمایا اے ابن عم مجھے بعد وفات میرے پیرہن میں غسل دینا اور رات کو جنازہ اٹھانا مجھ کو اس وقت تنہا رکھو اسما سے فرمایا میں کمرہ میں تنہا رہوں گی مجھے آواز دینا جب آواز نہ آئے تو سمجھنا کہ انتقال ہو گیا۔ اسمار فرماتی ہیں کہ میں حجرہ سے باہر نکل کر کھڑی ہوئی میں نے سنا حضرت فاطمہ مناجات کر رہی ہیں۔ اس کے بعد میں نے آواز دی کچھ جواب نہ ملا۔

حضرت رسول خدا صلعم کو اور بھی دو صاحبزادیاں تھیں۔ لیکن جو خصوصیت جناب فاطمہ کو تھی وہ کسی دوسری صاحبزادی کو نہ تھی رسول اللہ نے جو اہتمام فاطمہ کی شادی کا فرمایا وہ

کسی دوسری صاحبزادی کے لئے سننے میں نہ آیا نسل رسول حضرت فاطمہ سے چلی وہ فاطمہ کی اولاد ہے جس کو آل رسول کہتے ہیں حضرت فاطمہ ہی کی اولاد ہے جو گیارہ امام ہوئے یہ فاطمہ ہی کو بزرگی حاصل ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا فاطمہ کی ایذا میری ایذا ہے۔

فاطمہ ہی وہ بیٹی تھیں جو رفتار و گفتار میں رسول سے مشابہ تھیں وہ فاطمہ تھیں جس کی تعظیم رسول کرتے تھے۔ حضرت عمر اکثر فرمایا کرتے تھے حضرت علی کو چار فضیلتیں ایسی حاصل ہیں جو میرے نزدیک شتران سرخ سے افضل ہے پہلی فضیلت داماد ہونا حضرت فاطمہ سے عقد ہونا (۲) بھائی ہونا (۳) حضرت کے دوش مبارک پر پیر رکھنا۔ خدا کا تلوار دینا۔

کنیزان فاطمہ میں خدا میرا شمار بھی فرمائے

صغرا ہمایون میرزا حیا

۶ اکٹوبر سنہ ۱۹۲۶ء یکم آذر سنہ ۱۳۳۵ ف

صغرا منزل ہمایون نگر

حیدرآباد دکن

تصنیفات سید ہمایون مرزا صاحب مرحوم متخلص حقیر

شاہ راہ نجات باتصویر	عصہ	چمنستان فصاحت	۴ر
کرشمہ تقدیر	۲عصہ	ابن رشید	۲ر
اسوہ حسین	۴ر	میری کہانی میری زبانی جبکہ تصویریں ہیں	۸ر
گلشن ترنم	۴ر	آثار حسنا دید دکن	عہ

دبستان اخلاق یہ فارسی کتاب ہی حضرت فریاد عظیم آبادی کی تصنیف جو سعدی کے گلستان کے جواب میں ہے۔ عما

حیات فریاد سید علی محمد شاد عظیم آبادی نے اپنے استاد سید شاہ الفت حسین علیہ الرحمۃ کی سوانح عمری لکھی ہے قیمت عما

تصنیفات صغرا ہمایون مرزا حیا

سفرنامہ یورپ	عالہ	روزنامہ دہلی بھوپال وغیرہ	عہ
سرگذشت ہاجرہ	۱۰ر	سفینہ نجات	۴ر
موہنی	۱۰ر	سفرنامہ پونہ مدراس	۸ر
مشیر نسوان	عصہ	سیر بہار و بنگالہ	۸ر
تحریر النساء	۱۲ر	مقالات صغرا	عصہ
سفرنامہ عراق	عصہ	رہبر کشمیر	عصہ

ملنے کا پتا

دفتر عصمت دہلی یا صغرا منزل ہمایون نگر حیدرآباد دکن یا مکتبہ ابراہیمیہ سے طلب فرمایئے

مطبوعہ شمس المطابع مشین پریس نظام شاہی روڈ حیدرآباد دکن